علامہ انور صابری (دیوبند)

عصرِ نو کی ظلمتوں میں روشنی کی موت ہے

(روحِ بخاری کے نام)

اے عطاء اللہ اے شیرِ نیستانِ رسول
نورِ چشمِ مرتضیٰ، تنویرِ ایمانِ رسول
تیری صورت میں جمالِ سیدِ کونین تھا
ہر عمل تیرا مرادِ سیرتِ حسنین تھا
قلبِ انور شاہ کا پرتو تری تقریر تھی
تجھ سے وابستہ عروجِ عشق کی تقدیر تھی
موجِ کوثر کی روانی تھی ترے الفاظ میں
زندگانی کی جوانی تھی، ترے الفاظ میں
تو خیابانِ محمد کا گلِ خوش رنگ تھا
تجھ کو حاصل قرنِ اول کا شعورِ جنگ تھا
حق نے دی ختمِ نبوت کی نگہبانی تجھے
تھی میسر دولتِ اسرارِ قرآنی تجھے!
تو لبِ روح الامین کا نعرۂ تکبیر تھا

وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا کی خود تفسیر تھا
تیری صحبت میں نظر آئی صحابہ کی حیات
اک شجاعانِ سلف کا آئینہ تھی تیری ذات
گلشنِ احرار کی روحِ چمن بندی تھا تو
بہرِ آزادی مجسم آرزو مندی تھا تو
آج تک ممنون ہے ہر ذرہ تری آواز کا
تو حسیں نغمہ تھا حریت کے دلکش ساز کا
کانپتا تھا حلقۂ افرنگ تیرے نام سے
خاص نسبت تھی تجھے پیغمبرِ اسلام سے
تو نے سکھلائے جہاں کو آدمیت کے اصول
طبعِ دشمن بھی نہ ہوتی تھی کبھی تجھ سے ملول

جز بۂ محمود تیری پاک شریانوں میں تھا
تو امیر الہند کے جانباز دیوانوں میں تھا
عصر نو کی ظلمتوں میں روشنی کی موت ہے
موت تیری درحقیقت زندگی کی موت ہے
میں کبھی حسن عقیدت کو بھلا سکتا نہیں
تیری دیرینہ رفاقت کو بھلا سکتا نہیں
مضمحل ' بیمار ' رنجیدہ ہوں ' افسردہ ہوں میں
زندہ جاوید! تیری یاد میں مردہ ہوں میں
خون دل برسائے گی تاعمر چشم اشکبار
مٹ نہیں سکتی مرے دامن سے تیری یادگار
درد ملت کی شبیہ بے قراری مر گیا
ہر نفس تصویر ماتم ہے بخاری مر گیا
اپنے سینے میں چھپائے سوز جان برق طور
آخرش جنت میں پہنچا اپنے نانا کے حضور
کاروانِ جادۂ ماضی کے اے مخلص امام
ہر ورق بھیجے گا تجھ پر مصحف دیں کا سلام

حضرت شاہ جی مرحوم ان معدودے چند ہستیوں میں سے تھے جنھوں نے گذشتہ نصف صدی میں برصغیر ہندوستان و پاکستان کے مسلمانوں میں صحیح سیاسی شعور پیدا کیا۔ مگر افسوس کہ مسلمانٔ ان کی اقدار کو نہ صرف فراموش کر چکے ہیں۔ بلکہ سیاسی طور پر اسی سطح پر پہنچ چکے ہیں جہاں آج سے پچاس سال پہلے تھے۔

ہماری نااہلی اور بدقسمتی کی انتہا ہے کہ ہم نے ایسی نامور ہستیوں سے کما حقہ، استفادہ نہیں کیا: دراصل یہ قدرت کا اصول ہے کہ جب کسی قوم کے اعمال و افکار بہت پست ہو جاتے ہیں تو بہت عظیم شخصیتیں بھی ان کو اس قعرِ مذلت سے نہیں نکال سکتیں۔ اور ان کی تمام تر کوششیں بیکار ثابت ہوتی ہیں۔

خدا کرے میرا یہ اندازہ غلط ہو مگر حضرت شاہ جی مرحوم جیسے مخلص اور بہادر رہنما کے ساتھ جو سلوک ہماری قوم نے ان کی زندگی میں اور ان کی یاد کے ساتھ ان کی وفات کے بعد کیا ہے اس سے میں مایوس ہوں۔ اور یہ ہماری قومی زندگی کے لئے ایک المناک سانحہ ہے!

میر عبدالقیوم مرحوم ایڈووکیٹ